رجسٹرڈ نمبر اے ۷۸۳ REGISTERED NO. A 783



منیجر کی نہایت ضروری گزارش

قواعد و ضوابط

(۱) اُجرت اشتہارات اور قیمت اودھ پنچ بہر حال پیشگی لیجاتی ہے۔

(۲) شاگردان مدارس کے ساتھ بشرط تصدیق ہیڈ ماسٹر یا پروفیسر صرف سالانہ قیمت مین ایک روپیہ کی رعایت کیجائیگی یعنے للعہ سالانہ قیمت لیجائیگی۔ یہہ ضروری شرط ہے۔

(۳) قیمت اودھ پنچ کا وی پی نہین بھیجا جاتا اسوجہ سے کہ طوالت کے علاوہ وی پی بھیجنے مین خرچ زیادہ ہوتا ہے۔

(۴) نمونہ بازون کو معلوم رہنا چاہیے کہ **اودھ پنچ** ایک مشہور ظریف پرچہ ہے اور مدتون سے خدمت ملک کر رہا ہے نمونے کے طور پر ایک پرچہ دیکھنے سے اوسکی تمام خوبیان ناظرین دریافت نہین کر سکتے۔ ہر ایک نمبر مین نئے مضامین ہوتے ہین ممکن ہے کہ جو پرچہ نمونے کا آپ کو بھیجا جائے اوسمین آپکے مذاق کے مضامین نہون۔ اور دوسرے پرچے مین آپ کے حسب خواہش مضامین ہون۔ لہذا یہہ بہتر ہے کہ آپ امتحانا تین ماہ کے واسطے خریدار بن جائین اگر اس پرچے کے مضامین آپ کے مفید مطلب اور مذاق کے موافق معلوم ہون تو بقیہ ہفتہ کے اندر مزید تین روپیہ بھیجکر آپ مدت خریداری کو ایک سال تک بڑھا سکتے ہین۔ ورنہ ما بخیر شما بسلامت۔ ہندو پرور ایک مشہور یکتا و یگانہ پرچے کا نمونہ طلب کرنا ہی فضول ہے۔

(۵) طالبان مفت اگر اپنی جیب پر قیمت کا بار نہین ڈال سکتے تو اونہین لازم ہے کہ چھ **سالانہ** خریدارون سے قیمت بھجوائین اور اس طرح اپنے ایک سال کے لیے اودھ پنچ بلا قیمت جاری کروالین۔ دام و درم نہین تو قدری کوشش سے فائدہ اوٹھائین [illegible] دلانا فقط [illegible]

(۶) یہہ تو ہم کہہ نہین سکتے کہ ڈاک [illegible] ہر نمبر کی اشاعت [illegible] نیاز مند منیجر اودھ [illegible] پرچہ کی اشاعت [illegible]

(۷) میعاد خریداری ختم ہونے [illegible] پرچہ بند کر دیا جاتا ہے [illegible] کر لی جاتی ہے۔

(۸) اشتہارات [illegible]

(۹) جو مضامین "اودھ پنچ" کی [illegible]

(۱۰) مضامین صاف خط مین [illegible]

نوٹ [illegible]

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

[illegible] لکھنؤ

جلد ۱۲ نمبر ۳۷

مضامین غیر

(یکم اکتوبر [illegible])

شیب وعیب

یعنے

بڑھاپے پیٹے دولھا

واقعہ وہ لوگ غنیمت ہیں جنہیں اپنی کمزوری محسوس نہیں ہوتی اور محسوس ہوتی ہے تو پروا نہیں کرتے۔ کمر جھکتی جاتی ہے ہوس تنتی جاتی ہے۔ عروس قبر ہمکنار ہونے کو مضطرب مگر شادی کا جوڑا اور مانجھے کا خلعت پہننے کا ارمان ہے۔ تھوڑے روزوں کی بات ہے کہ ایک پیر ہوس جوان جلد گسستہ کمان کشتوں کے زور خضاب کے بل پر بھیروں کی طرح کھیل پر آمادہ ہوئے اور ایک نوجوان جولاہن کے تانے بانے میں رشتۂ پیوستگی کی سانٹھ لگا دی۔

راوی غیر معتبر روایت کرتا ہے کہ اور کچھ ہوا ہو یا نہ ہوا ہو مگر مانجھے بٹھانے کی خدمت ابھی انجام بھی نہ پائی تھی کہ تاوے میں ایک تار کم ہے خانہ بگڑ گیا مگر پیری داغ برہنگی دھا سکنے کو بہت ہے۔

قطعۂ تاریخ

عمر جب تھی نکاح کی عمر — جورو کی تھی احتیاج لیکن
پیری کے بجائے جب جوان تھا — شہوت تھا رشتہ کا خناس
پھر اب تھا دل ہوسناک — مستی کا سوار سر پہ تھا بھی
پر رخصت شریعت نہیں تھا — بیٹے تھی اور نہیں جو پہ تھیں
دن کٹتے تھے لاکھوں جھگڑوں سے — ناحق کی تھیں بیٹے گردن
آخر ہوئی شرع کی اعانت — قاضی نے دکھایا عقد کا دن
پیری کیا اور نہیں جوانی — زوجہ ہوئی نوجوان لیکن
تقدیر ملا موذی تھی وہ حور — مل کی طرح تھی جان بالن

چنانکہ مراد دس کا بول اٹھے
اے شکر خدا ہوا ہوں مومن
سنہ [illegible]

راقم [illegible] لکھنؤ

سنناگی

اودی کی جگہ سنناگی اور بستی کے مقام پر چلوں رستگی، وجدان اور وجود کے عوض "موجودگی" دوا کے بدلے "دوائی" یہ سب جانتے تو تھے ہی مگر بالفعل ایک ادبی رسالے میں "سنناگی" کی عجیب و غریب ایجادگی دیکھ کے ایجاد کو ایسا پختاگی نے گھیرا کہ خدا بھی اللہ اس ایجادگی کی جرأتگی موجد کو عنایت کرے۔

اس نے دل خوش کر دیا اتنی مسرتگی ہوئی کہ پیٹ میں خنگی "حادث ہوگئی"۔ طولاگی مضمون سے ڈرتا ہوں ورنہ ابھی اس گنجائگی میں بہت پیشانگی کی گنجائشگی ہے بہت تری ادب لطیف کی دُم میں "مدعا ختگی" کی ڈنگدگی۔

راقم:- ادیاہ

الحق یعلو ولا یعلیٰ

"حق لاؤ میاں حق چاہے کلیجہ ہو جائے شق"

خدا کے قائم کیے ہوئے حقوق تو نشے دلوں ادا نہیں ہو سکتے۔ انسان چیلا بہانے ڈھونڈتا ہے کہ کر بی بی کے مہر کی رقم چٹ کر دوں۔ کیونکر بھائی جان کو باپ کے ترکے سے محروم کر دوں۔ کوئی ایسی تدبیر ہوتی کہ زکوٰۃ نہ دینی پڑتی۔ لڑکی ہمارے رواج کے مطابق تو بیاہنے کی مستحق نہیں لہذا خواہ عزیزہ کو توقع نہ رکھنی چاہیے۔ لیکن خدا رکھے حاکموں کی غفلت کو اور ضرورت نے اپنے ناقص انتظام کی بدولت انوکھے اور نرالے حقوق دُنیا کی دُم میں باندھ دیئے ہیں اور ایسی قانونی خوبصورتی سے باندھے ہیں کہ دُنبہ کی چکتی کی طرح ہر ایک مصیبت زدہ جیسے بکرے یا دوسرے ٹکڑوں سے پالا پڑتا ہے لٹکائے پھرتا ہے اور منہ سے اف نہیں کرتا۔ ملی مقدموں میں اجرت انصاف ایک حق ہے۔ پھر درخواست کے ساتھ ٹکٹ چپکانا دوسرا حق۔ پھر قدم قدم پر حقداروں امیدواروں کی روح پر فتوح پر حلوے روٹی کا فاتحہ دلوانا تیسرا حق۔ یہ تیسرا حق قانونی حق سے کہیں مقدم ہے اسلئے کہ قانونی حقوق ادا کر دینے پر کوئی شخص اپنا مقصد حاصل نہیں کر سکتا جب تک حقداروں کے حقوق غیر قانونی کا انتظام پہلے ہی سے نہ کرے۔ ہوتا تو یہ ہے کہ بیچ بیچ برابر ان حقداروں کی درخواست کو منظور کرتے ہیں مگر دل سے کسی پاپوش گر کو غرض پڑی ہے جو مخفی ذرائع اختیار کرلی اور اس چلتی ہوئی حق کی تجارت کی نگرانی فرمائی۔ رشوت یہ لینا تو قانون جرم ہے۔ بس یہ لالی ہے اگر زندہ کے ہاتھ بیٹھ لگی تو کابک میں بند کر دیا گیا قانون بھی کا ذمہ دار ہے جن لوگوں کے اختیار میں قانون کا نفاذ ہے وہ شاید جرائم کی روک تھام کا ذمہ دار بھی ذات کو نہیں سمجھتے۔ وہ اتنا بھی نہیں کرتے کہ دہلی کے سینیر سپرنٹنڈنٹ پولیس کی طرح جنہوں نے تھانے کے حاکموں کو حال ہی میں تنبیہ کی ہے۔ کم از کم سال میں دو ایک مرتبہ ان حقوق کے ناجائز ہونے کا اعلان ہی کرتے رہیں کہ دھینگا دھینگی سے یا ٹھونک کے سرکاری "حق" وصول کرنے والے زیادہ خائف ہوتے یا نہیں۔

خیر یہ تو پرانی رام کہانی ہے۔ اللہ رکھے حق کو یہ بحال کر رہا ہوتا ہے مگر اسکی تلخی حق لینے والے اور حق دینے والے برداشت کر رہے ہیں تو ہم کیوں خواہ مخواہ نصیحت میں وقت ضائع کریں۔ ہونے دو حق کا بول بالا۔ بالفعل ہمیں ایک دیدہ و شنیدہ "گمشدہ حق" کا حال بیان کرنا ہے لیکن یہ ہرگز نہ سمجھئے کہ واقعہ ہے کہانی کا سبب غرض ہر وہ خود بھی حق کی تلاش میں پاسے نکر کو آبدار بنائے۔ آنکھوں کی سنی کہتے نہیں کانوں کی دیکھی کہتے ہیں عذاب ثواب کا حساب حق لینے والوں کی گردن پر۔ ایک سے مٹے رجو کاشتکار۔ گھر سے خوش تھے۔ نوبل شکوٰتی یہ تھی لہذا حقداروں (چوروں) نے ان کا گھر تاکا۔ آپ جانئے دیہاتی خوش باشوں کے گھر میں کوئی موتی ہیرا تو ہوتا نہیں۔ چاندی کے پلنگ اور سونے کی مسہری بھی ہوتی نہیں۔ ان لوگوں کے زیور اور برتن ہوتے ہیں یا نقد روپیہ چولھے کے اندر یا چکی کی ہنڈیا میں یا کھاری کے پیندے کے نیچے گڑا ہوتا ہے۔ حقدار برتن باسن زیور اور نقد ٹٹول چکے تھے کہ رجو کی آنکھ کھل گئی۔ بس جو سے حقداروں کے مزاحم ہوئے انہوں نے مال تو لیا ہی تھا جو بیٹھی ہی سو تھی شروع کیا ماس کی مار بڑی ہوتی ہے۔ ایک رجو کی منکوحی کے سامنے کیا چلتی حق وقتی ہوگئے رہ گئے حقداروں نے

چلتا دھندا گیا۔ مٹی کر دیا۔ بہت سے حق دبی دبا لیا۔
منشی حق الیقین صاحب عزیز حق شناس سے دعوی کی
... اور رحم دلی منشی جی کی بات ... ہٹ گئے۔
مجرو ... سارا گھر موس کے کپڑا ... اچھا گھر کر گئے۔
منشی حق الیقین: اچھا کیا سویرے سویرے ...
بچا! ... کمبخت آیا زبان سے روتا ہوا۔ دیکھیے ... کیسا
گزرتا ہے۔ بہت ساتھ ہے۔ یا دفتر میں بیٹھ ... ہم
آتے ہیں۔

جناب منشی حق الیقین صاحب ... لئے ... تھے
آنکھیں ملتے بستر سے اوٹھے۔ پہلے رونا اور ... تھیلی
... مزدور ... رات بھر کو ... جمع کیا ... خلد
لیے باہر نکلے پھر منہ کا تابدان مسواک کے ... سے
صاف کیا
اور اسکے بعد
ناشتے کی ...
ٹوٹ پڑے
جب ... سے فراغت
...

بیٹا ہوں کا مستقبل کو بند کر دیا ... الات ...
بیہودہ نالائق ... تیرا ... تو ... ہے۔ ...
مال ... یا ... بھی خبر ... ملی گی۔
غرض ... کے آنے ... جاتے رہے ... بچا ... سے
بہتیرا کہا کہ ... شخص کی ... کو مرے دو مہینے ہو گئے۔
وہ کا تین برس کا ہے اور ... کا خیال ہیں ہے ... کیا
کھیلیگا۔ میں ... قرضدار نہیں ہوں۔ مگر ... یقین
صاحب کس کی سنتے ہیں ... کہ ... آگھیر ...
... دیتا ... نیل کر ... ہو ... سیدھے ...
نہیں تو ... کے ... پڑینگے تھا ... خلاف ... نمبرا
میں بہت مواد موجود ہے۔ ... کسی کو ... کرے
فرعون سے دستگیری کی امید ہوتی ہے۔ ...

منشی: ان ... تین ہیں ... لیتے کی۔ ... تم ہو
... حرامزادے ... پڑتا تھا ... پھر ... میں ...
... گھر ... ہاں۔
رنجو: ... روپیہ ... کر ... کے ... میں
... آٹھ ... کی ... ماں ...
کر ... اور ... تیرے پاس کچھ نہیں ہے۔
منشی: ... روپیہ تمہارے پاس ہیں؟
اور ... کے ... کی ... بات بڑی ہے۔
... روپیہ میں ... ہو گا ...
... صاحب ... دن ... روپیہ
تو ... باقی ... کا مستقبل ...
... رکھو گے۔ ... سے



[illegible]

ہو گئی ہے۔ یہاں دو سو قریباً ہوتے ہونگے تو شہر بھر کا [illegible] سو میں ہم نکل جائینگے۔ اور دیکھو رگھو جیسے چوری چکاری کا واقعہ بہت سنگین ہوتا ہے۔ سیندھ ڈالتے ہیں گھر بار آتی ہیں جو کہیں دروغا جی کو تھانے مگر دونوں پر شبہ ہو گیا تو گرفتاری ہو گی۔ یہ حق مرے لئے بڑی کل مل جاتی ہے پھر حق حق ہی ہے۔

فراشوں کا طومار اور حق کا بیوپار ایسا نہ تھا کہ شامت زدہ رگھو کو اس سے ہیں یہاں خریدار ہوتا مگر سنگ آمد و سخت آمد صاحبوں کی سخت سماعت کی تب یہ حق فراہم ہوا۔

تفتیش و تحقیق کے نتیجہ سے ہمیں بحث نہیں ہم تو حق بین و حق شناس ہیں حق کی بارش دیکھ رہے ہیں نا کردہ گناہ پکڑے گئے کہ چار آدمیوں کا چالان ہوا اور بعض کے بیان گواہی میں مشتبہ الحال بھی تھے۔ دروغا جی نے حق داروں سے حق لیا تو بیچارے ناحق کے مجرم بھلا کہاں سے بچتے۔ تفتیش کے بعد چالان ہوا چالان کے بعد پیشی کی تاریخ مقرر ہوئی اتفاق یہ کہ کانسٹبل صاحب تشریف لائے اور آتے ہی طلب حق میں سرگرم سعی فرمانے لگے ۱۵۲، ۱۰۰، ۳۲۳، ۲۹، ۱۲۵ غرض سیکڑوں جرم ملزموں کے خلاف عائد کیے گئے تھے اور ہر دفعہ کے ہمراہ "حق" لازمی تھا۔ یہاں رگھو بیچارا کے دونوں پر مثل بھی نہ تھا کانسٹبل کی تشریف آوری بھی ناگہانی اور مرحمی بجائے خود [illegible] تھے کہ ذرا سخت پڑ گئی۔

"ارے ہم کیا تیرے باپ کے نوکر ہیں گھنٹہ بھر سے دھوپ میں کھڑے سوکھ رہے ہیں جاؤ [illegible] کے بچیا دیکھ پانی لاؤ دوپہر کا وقت ہے چلم بھر۔ کچھ ہو جن کے لئے بھی رکھ چھوڑا ہے یا سلامت کی خیر ہو گی؟"

رگھو "نہیں صاحب مجبور تو بھی مالک ہو"

کانسٹبل "ہاں ہاں سب سالوں کو مرنے کو لا لے۔ ہم مقدمہ میں ادھر ہی ہمارا خیال نہیں کرینگے جیل پہنچ بیٹا کبھی تو پتا چلیگا ..... بچو ... ارے تم بھی ایسے ہی ہو"

بیچارا رگھو ہم مذہبی کا مغز سن کے شرما گئے [illegible] چلم چالاکی [illegible] میسر ہوئے تو [illegible]

پانی گھڑوالی اور بے صبری کے ساتھ انتظار کرنے لگے کہ ہم مذہب بھوت کب دفع ہوتا ہے۔ ایک گھنٹہ گزر گیا آخر بیچارے نے دبی زبان سے کہا "جوان! تم تو تھانے دار صاحب کے ساتھ آئے ہو تو تھانہ کے تو ہم دے دیں رہیں۔ پھر اب کا ہے کا تقاضا ہوت؟"

ہم مذہب بھوت یہ سنتے ہی بپھر گیا۔

"ہاں ہاں تم ہی ہو ..... تمہی ہاں ..... سالے ایک دفعہ دو روپیہ دے کے مول لے لیا۔ ابھی تو حق باقی ہے ہر سے تو ابھی بات ہے۔ اس وقت ہم آئے تھے تو اپنی خوشی سے تو نے انعام دیا تھا۔ اب تو ہم سرکاری کام سے آئے ہیں تیس میل زمین طے کی ہے۔ گھوڑ دوڑ میں دھوپ میں کھوپڑی گرم کی ہے" حق تو اب پیدا ہوا ہے۔ رگھو بیچارا اس وقت بہت کھسیانہ ہو رہا تھا حق حق سنتے سنتے کان پک گئے تھے۔ اور تو کچھ بن نہ پڑا گھیا سے اوتار کے پھینک دی اور بیچے بڑے آنسو ٹپکا کے بولا۔

"اے تمہارا حلک کا ناس ہو جائے۔ ایسے حلک کی ......"

کانسٹبل صاحب کو قوت آزمائی اور پاس مذہب کی نمائش کا موقع مل گیا۔ سر سے پگیا اور تری بیکل تھی وہ چار حرم مذہبی کے ہاتھ رگھو بیچارے کے سپاٹ کھوپڑی پر جما دیے اور "حق خدمت" میں دو روپے نقد نقد وصول فرما کے اپنی راہ لی۔ حق ہے کوئی دل لگی بازی نہیں۔ پورا اپنا حق لے گئے منشی اور تھانے کے دوسرے لوگ ملازم اپنا حق لے گئے۔ دروغا جی اپنا حق لے گئے ابھی مقدمہ کی پیروی کا حق باقی ہے سامنے موجود ہے۔ یہاں ملزموں کی ایک جھونپڑی ایک گھیڑی ایک جیلس دو بکھیاں تھیں ان کی قیمت مقدمہ کی تاریخ پیشی تک فراہم کی گئی۔ کرمن روپیہ رکھ کے رگھو بیچارا مانگنے کو رون چلا گئے قسمت کو روتے روتے کچہری پہونچے۔ یہاں حق کا نیا شروع ہوا۔ پیشی کا وقت دریافت کرنے کا حق ادا کر چکے تب دو روپیہ نقد ادا کر کے پر ایک درخواست میں [illegible] کا لیاں حاصل قسمت۔

خیال تھا کہ مقدمہ پیش ہو جائے گا [illegible] کی مشکل [illegible] کوئی [illegible] مگر یہ خیال غلط تھا کچہری آنا اور صبح بجری پیٹی گھر پیٹنا کے بیچارے ممکن نہیں [illegible] صاحب کا کہرا حق پچاس ایک مقدمہ ابھی کچہری میں حاضر ہونے اور سلام سن لینے کو دو ہزار مقدمہ سو روپیہ پیش کروانے کا مبلغ پانچ روپیہ دونوں ہاتھوں سے دیئے اب اہلمد صاحب کی باری آئی انہوں نے اپنا حق لیا تو مثل بردار صاحب بگڑ گئے "واہ کیا خوب مثل اٹھاؤ مثل اوٹھاؤ۔ کیسی مثل ہمارا حق تو گاؤ گھپ ہو گیا کیوں؟ اللہ سمجھے یہ کہاں کا انصاف ہے کہ تمنے اپنا حق پایا پنڈت جی اہلمد نے اپنا حق پایا ہم ہی رہ گئے گویا ہمارا کوئی حق نہیں" گرفتہ حق بیچارے ہونے تھے وہاں بھی نذر کی۔ اب معلوم ہوا کہ مقدمہ دو بجے پیش ہو گا۔ باہر نکلے درخت کے نیچے بسیرا لیا۔ اتنے میں کورٹ انسپکٹر صاحب کالی بھجا کے دامن [illegible] کالے لال [illegible] کی جھلک دکھاتے [illegible] جلال [illegible] وارد ہوئے آپ تھے تو اصل نسل کے ہندوستانی مگر شاید پیدائش کے وقت پیر [illegible] کا تمام تھا صاحبیت کی ہوا کا اثر [illegible] دماغ پر مستولی ہو گیا اور پھر کسی دوا سے نہ گیا۔ آتے ہی آدھی اردو آدھی انگریزی میں رگھو غریب کے سر ہو رہے۔

"اور تم گدھا کا بچہ یہاں بیٹھا ہے۔ ٹم یہاں تم کھڑا ہو گیا تم ابھی وہ لوگ کہاں ہے۔ ٹم کے موافق جلدی بولو"

رگھو "صاحبو۔ ہم تو ابھیں آئیں ہیں۔ حلک حلک سب دے دیا"

کورٹ صاحب "اوہیں۔ ٹھیک بات۔ حلک حلک ضرور دینا چاہئے۔ ہم بھی اپنا حلک لیگا۔ کل (اگر) تم گواہ لاؤ"

گویا ہوں کی فوج اپنے سردار بیچارے سے ناشتہ شکنی کی رقم وصول کر چکی تھی صاحب کے سامنے آئی۔ مگر صاحب [illegible] موڑ کے دوسری طرف متوجہ ہو گئے۔ رگھو اس غرض کے معنی کچھ بھی تو [illegible] خلاف [illegible] خیال کیا [illegible] بہت خرچ کر دیا تھا۔ وہ پشت پھیر کے پھر [illegible] کھڑا ہوا صاحب نے پھر کرسی گھمائی [illegible] پھیل جاتا ہو اس کا آخر صاحب [illegible] گئے اور فرمانے لگے

"اور تم کو ہم [illegible] حلک دو گے؟"

رگھو "حلک سسرے کے کارن تو [illegible] گھس گئے"

[illegible] کو ٹوکنے آئے د[illegible]

کورٹ صاحب ؟ مگر ان ہم پھر گواہ طلب کرنے مانگتا - مگر یا کمرہ ہو جائیگا - ذرا [illegible] میں وقعہ [illegible] کل جائیگا - تو آن [illegible] ہم جھوٹا - بہت تھا [illegible]

غریب [illegible] خود [illegible] کی [illegible] اول تو وکیل کو خوفناک [illegible] صاحب کی بیٹھ کھائے ہوئے - جس روپیہ شروع ہو گئے بچاس روپیہ پر توڑ ہوا - گواہوں کی رسم پوری ہوئی مگر دو دن گئے [illegible] آخر کورٹ صاحب مجسٹریٹ کے اجلاس پر تشریف لے گئے - وہاں معلوم ہوا کہ آج نہیں اب کل جمعرات کو مقدمہ پیش ہوگا تھا [illegible] صاحب نے [illegible] ثبوت کے [illegible]

الغرض وہ تین [illegible] بیچارے [illegible] کی نوبت [illegible] ایک [illegible] اپنی قوت بازو [illegible] ادا کر سکتا ہے -

ابھی مقدمہ کا فیصلہ نہیں ہوا تھا کہ [illegible] کا فیصلہ ہو گیا یعنی [illegible] ایک دن صبح کے وقت [illegible] پر مردہ پایا گیا آپ کو اختیار ہے [illegible] سمجھئے یا مجبوری [illegible]

[illegible]

تمہاری درخواست ابھی تک پڑی ہوئی ہے برابر تعطیلیاں نکل رہی ہیں - ارے بھائی کچھ دنوں میں تو مصیبت ختم ہو - [illegible] ایسی نہیں [illegible]

راقم [illegible]

منطق آر انگیم

[illegible]

بعض اخبار نویسان منطق نا شناس

اگر میری بندگی شرم کی بات ہے تو تم لوگوں کی منطق کی طرف سے [illegible] ہے - ایسے [illegible]

[illegible]

بی دار [illegible] کہ -

[illegible]

انسان [illegible] ہے کہ [illegible] حکم [illegible] - مگر [illegible] حکم [illegible] - [illegible] محبت [illegible] باپ [illegible] کی محبت کا یقین رکھتا ہے - ماں باپ کی پرورش [illegible] شفقت [illegible] وقت [illegible] محبت و شفقت [illegible] کرتی ہے [illegible] پیدا کیا جس [illegible] اور بعض [illegible] اور [illegible] محبت کا [illegible] ٹوٹ جانے [illegible] ہے - [illegible] محبت کی [illegible] کام نہیں [illegible]

[illegible]



تماشا ہے کہ ڈائن پر اثر ہے رعب جاناں کا
نشستہ بر سر سیکل نکل جا گیدا از دلہا

ارون :- دور ہو یہاں سے چڑیل ؟

ڈائن :- ارے باپ رے - یہ تو کوئی کرٹ خان ہیں - آؤ میرے بچو چلو سرحد پار ۔

انہیں یہ کہتے شرم نہیں آتی کہ مداخلت والوں نے ظلم کیا ہمیں اسکا افسوس ہے مگر او خون نہ بہا کیا جو نقصان سے بدلہ ملتی۔ ہاں حضور آپ سچ فرماتے ہیں انہوں نے برا کیا جو اپنی جان بچائی۔ پھر کب؟ جبکہ اور کوئی ٹھکانا جان بچنے کا تھا ہی نہیں بدبخت دشمن کے مقابلے میں جان مال تباہ کر چکے تھے۔ کوئی قوت کوئی تدبیر باقی نہ رہی تھی۔

شرافت دیکھئے کہ جب مظلوم پر آنکھیں نکالی جاتی ہیں وہ تم اپنے وطن میں غیر کی مداخلت کے بانی ہوئے [illegible] نے برا کیا تو تمنے بھی بھلائی نہیں کی۔ ایسے ہی نے ظلم پر کمر باندھی۔ انصاف، کنبہ پروری، قومی حمیت کا پاس لحاظ نہ کیا وہ غیر کی مداخلت کا بانی نہیں ہے بلکہ مذبوحی حرکت کرنے والا بس بعد قتل ہو جانے کے غیر شخص کی مداخلت کا بانی ہے۔ خدا کی مار۔ اس منطق پر یہ تو نری بے ایمانی ہے۔ یہ حکم سے بحث کا نہایت عمدہ ثبوت ہے۔ ایسی ہی دلیلیں ظلم کا زور بڑھاتی ہیں۔ اور دلیل المنطق لکھنے والوں کے شاگرد ایسے ہی ہوتے ہیں۔ [illegible] مظلوموں کے سر تھوپنا چاہئے۔

اے کیوں حضرت روسی کو [illegible] ناصر الدین شاہ قاچار مرحوم نے فوج کی سال بھر کی تنخواہ چڑھی ہوئی تقسیم نہ کی [illegible] زمانے میں سپاہ کا کرنے ولایت [illegible] تو سپاہیوں نے دروازہ گھیر لیا [illegible] پوچھا [illegible] نے جواب دیا [illegible] مستند [illegible] حضور بنسے اور فرمانے لگے [illegible] (قزاق روسی) [illegible] روسی، ادھر بھی روسی ادھر بھی روسی۔ کسی اخبار نویس نے بادشاہ سلامت کی [illegible] پر اعتراض نہیں کیا لکھا تو یہ کہ [illegible] ایرانیان قبلۂ عالم [illegible] تا وجہ رعایائے خود شان اہانت [illegible] پدر سوختہ [illegible] شان [illegible] تا بجہیان روس و فرنگ دیراے

[illegible] شان را تباہ مزدہ۔

ایک مسافر رقاقہ پر ایک عورت کھلی ہوئی چھت پر بے برقع و بے چادر کھڑی ہو کے گالیاں دے رہی تھی۔ خدا غارت کرے بد نظرے گلے والوں کو کیا ذہیت ہیں آنکھیں نیچی نہیں کرتے [illegible] جاتے ہیں۔

ایک صاحب مسجد میں گدی سے دل خوش کر رہے تھے اتنے میں کوئی نمازی آ گیا۔ نمازی مسجد کی بے حرمتی دیکھ کے جھلایا اور گدی کے شوہر کے منہ پر تھوک دیا تو آپ فرماتے ہیں اے شخص خدا سے ڈر مسجد میں تھوکتا ہے؟

ایک بی بی رمضان کے مہینے میں بھی صبر نہ کر سکیں میاں کے پاس دن دہاڑے سو گئیں۔ میاں نے غفلت میں منہ چوم لیا تو کہنے لگیں ہائیں ہائیں منہ چومنے سے روزہ کھٹکتا ہوتا ہے یہ کیا کرتے ہو۔

کیا ایرانیوں پر اخبار نویسوں کا اس قدر جھلانا صحیح ہے؟ کیا یہ سچ ہے کہ سپاہیوں نے روسیوں کو بلوا کر ایران کے ملک میں ملک کی باگ دی۔ کیا کوٹھے پر منہ کھول کے جھگڑا دکھانے والی بی بی پر گلے والوں نے ظلم کیا جو گھر دن اور ننگے اور ان کے بے گناہ چہرہ دیکھ لیا۔ کیا نمازی پر گدی کے شوہر کا یہ اعتراض صحیح ہے کہ اپنے مسجد میں کسی کے منہ پر تھوک کے مسجد کی بے حرمتی کی۔

کیا رمضان میں اپنے دل پر قابو نہ رکھنے والی بی بی کا دن دہاڑے اپنے میاں کو استعمال کرنا تو کچھ نہیں مگر میاں نے جو منہ چوم لیا تو بہت بڑا گناہ کیا؟

ایسے اخبار نویسوں کی منطق جو مظلوم پناہ گیر گروہ پر افسوس کے ساتھ غیروں کو مداخلت کا حق دینے کا الزام رکھتے ہیں یہی کہتی ہے کہ گو ظلم تو برا کیا ہمیں اس پر افسوس ہے لیکن مظلوم کا آنکھیں نکالنا اس سے بھی زیادہ قابل افسوس ہے۔

خدا جانے اس قسم کے بے عقل یا عیبی اخبار نویس اپنے بھی ہم قوم ہم مذہب عقلمندوں میں کس طرح عزت حاصل کرتے ہیں۔ ظالموں کے حمایتی اور دامی پینے والے جس قوم میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جائیں اسکے

شامت زدہ ہونے میں کیا کلام ہے فقط
راقم مولوی العقل منطق آرا

المختصرات

ایک بی بی نے شادی کے پانچویں دن بچہ جن دیا میاں جھٹ سے بازار گئے اور تختی کتاب قلم دوات گھوڑا، نیزہ، تلوار، تمغہ، بیٹا مول لے آئے۔ بی بی نے کہا یہ تم کیا خرید لائے جواب دیا کہ صاحبزادہ میں جلد باز۔ شادی کے دن انعقاد ہوا پانچ روز بھی پیٹ میں نہ ٹکے کہ نکل پڑے تو چھٹے روز مکتب میں جائینگے اور دو ہفتے میں پورے سپاہی بن جائیں تو عجب نہیں پھر تیسرے ہفتے شادی کے قابل ہو جانا ضروری ہے لہذا پڑھنے لکھنے کے سامان کے ساتھ سواری اور سواری کے ساتھ شادی میں چڑھاوے کا اسباب لیتا آیا تو کیا برا کیا۔

سمن بغرض انفصال مقدمہ

مقدمہ نمبر [illegible]

بعدالت [illegible] مقام [illegible]

[illegible] مولوی سید خورشید حسین [illegible]

[illegible]

[illegible] ساکن [illegible] پرگنہ و تحصیل شاہ آباد [illegible] مدعی

بنام

برجموہن لال وغیرہ

[illegible]

[illegible]

دستخط حاکم [illegible]

[illegible] مہر عدالت

معاصر سرفراز لکھنؤ کو شکایت ہے کہ مسٹر محمد علی نے جدید قانون تو ہین مذہب سے کام لینا شروع کر دیا ایک کتاب کو ذریعہ بنا کے شیعہ سنی میں جوتا مقریب چلوانے واسطے ہیں حالانکہ یہ بات نہیں ہے بلکہ کونسل نے شادی کے پانچویں دن قانونی بچہ جنا دیا ہے۔ اس جلد باز لڑکے کے لیے سواری اور شادی کا سامان ہے۔ چوتھی کے بعد پانچویں اور پانچویں کے بعد چھٹی مبارک ہو۔

خدا بخشے میاں خدا بخش کو جنہیں راجپال پر حملہ کرنے یا زندگی کا قصہ مختصر کرنے کے اقدام جرم میں سات سال کی سزا ہوئی۔ انھوں نے ایک لاحق اور بیہودہ فعل تو کیا ہی تھا مگر جو بیان دیا ہے وہ بھی [illegible] آپ فرماتے ہیں کہ میں جس کا قصہ لینے گیا تھا قتل کے ارادہ سے جاتا تو ورنہ دیکھ کے جاتا کچھ بدلہ کے جاتا کوئی ان سے پوچھے کہ کیا قصہ راجپال کی دکان کے سوا کہیں اور نہیں بکتا؟ اس کے علاوہ آپ قصہ لینے گئے تھے یا راجپال پر سارے [illegible] اگر آپ ہی تھا تو جاتو کے کیوں [illegible] راجپال کی دکان تھی یا [illegible] کہ آپ بیہودہ [illegible] کرنے لگے۔

[illegible]

[illegible]

مذہب کے [illegible] نوتعی زمینیں صد تعالی

[illegible]

[illegible]

ہمیں وہ دانہ ایں دل ندادیم دوری
کہ دل دست وہ وین ہست و بیلے دوین

زبردستی ماننا پڑتا ہے کہ اس دنیا کا دھندھا اگر یونہی ہوتا تو چل ہی نہیں سکتا کسی نے خبر اڑا دی کہ بیگم صاحبہ بھوپال نے اپنی تیرہ کروڑ کی مالیت تبلیغ اسلام کے واسطے وقف کر دی۔ لوگوں کے منہ میں پانی بھر آیا۔ کہیں گھی کے چراغ جلے۔ کہیں سے شکریہ کے تار دیے گئے۔ ایسی خبر جن بڑی بڑی گھڑیوں سے چھاپنے والوں کو تو ہم کیا کہیں میل ملاقات کا معاملہ ہے مگر خوش باوروں کی حماقت میں ترقی ہو کم نہیں۔ بھلا ایک کریہ پونڈ کی پرائیویٹ جائداد بھر بھوپال کی سی چھوٹی ریاست میں [illegible] کے لیے کس [illegible] وقف کی جا سکتی ہے [illegible] سمجھ میں نہ آئی۔ اس خبر پر یقین کرنے والوں سے ہر مرتبہ میں وہ چندہ بھی کم نہیں ہے جنھوں نے تبلیغ کی اس شاندار کامیابی پر خوش ہو جانے [illegible] ہاتھوں کو [illegible] ہے وہ ہر [illegible] پانی میں [illegible] دینا شروع کر دیے [illegible] [illegible] مسلمانوں کے اتحاد دیا بھی جان [illegible] کا وعدہ

کرتی ہیں دوسری طرف تبلیغ پر جان مال قربان کیے دیتی ہیں۔

حکایت مولویوں کو تاریخ سے کوئی مطلب نہیں ہوتا وہ تاریخی مسائل کے حل کرنے میں عقل کے ناخنوں سے کام لیتے ہیں۔ ایک دل لگی بڑے کے پاس پرانا نسخہ کلام مجید کا تھا۔ کیونکہ انھوں نے اسکی تلاوت کی ہوگی کی تھی۔ ایشیائی شاعروں کے شوق کا دوست بجز (ونیک دار) ہو رہا تھا۔ بیٹھے جاتے تھے تو کوئی سوال نہ لیتا تھا آخر بات ذہن میں آگئی جلد سے سورہ یوسف نکالا اور سر لکھ دیا اس میں کتابت سید نا یوسف علی نبینا و علیہ السلام [illegible] کے دست مبارک کا [illegible] ہوا۔ سورہ [illegible] میں [illegible] [illegible]

موسم گرما کا تحفہ

دواخانہ معدن الادویہ لکھنؤ کے تیار کردہ مفرحات جنکی دھوم سارے ہندوستان میں ہے خالص میوہ جات کے افشردون اور عرقیات سے تیار کیے ہوئے شربت جو اپنے اثر میں بے نظیر صورت میں دلاویز ذائقہ میں خوشبو لطافت میں بیمثل ہیں دل، و دماغ کو فرحت، قلب کو سکون و راحت آنکھوں کو خنکی و تراوٹ بخشتے ہیں، شدت عطش کو دور کرتے ہیں جلد طلب فرمایئے۔

شربت بہار	شربت عناب	شربت انار ولایتی	شربت کیوڑہ	شربت بید مشک	شربت کیسرو	شربت بادام / شربت فالسہ
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible] / فی بوتل [illegible]
شربت سنگترہ	شربت لیمو	شربت نارنج	شربت اناناس	شربت انگور	عرق کیوڑہ حیدر آبادی	عرق بید مشک لاہوری
فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]	فی بوتل [illegible]

سوداگران بلعت گران جگت کے مقولہ کو یاد رکھیے ولایتی ایسنس و شکرین سے بنے ہوئے شربتوں سے پرہیز کیجیے۔ فہرست مفت طلب فرمایئے۔
قریب کے ریلوے اسٹیشن کا نام ضرور تحریر فرمایئے اور ۲/ رقم پیشگی محصول ادا کرنے کے لیے روانہ کیجیے۔

المشتہر

منیجر دواخانہ معدن الادویہ وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

سکھ سنچارک کمپنی متھرا کی تیار کردہ ادویات

گورنمنٹ سے رجسٹرڈ

سدھا سندھو — [illegible] سنگرہنی، نزلہ زکام، چھاتی کے امراض کیلیے
نوٹ [illegible] پانی میں چند قطرے ڈال کر دینے سے [illegible] جادو کا سا اثر کرتے ہیں قیمت [illegible] ہر جگہ بکتا ہے۔

دودھ گنج کیسری — [illegible] کو طاقت کے جوہر سے کوٹ [illegible] لاثانی دوا قیمت [illegible]

بال سدھا — [illegible] کمزوری کو دور کرکے بال کو مضبوط فرما دیتا ہے [illegible] بالوں کو بڑھانے والی [illegible] قیمت [illegible]

اپنے شہر کے دوا فروشوں سے طلب کرو

سول ایجنٹ برائے دہلی پنجاب — بال بہار آفس چاندنی چوک دہلی

سول ایجنٹ اندر چند اینڈ کو لکھنؤ

ہمارے ہاں کی سول ایجنٹ [illegible] اینڈ سنس گولہ گنج لکھنؤ

مفت! مفت!! مفت!!!

وہ کتاب جسکی ہر ایک کو ضرورت ہے بالکل مفت۔
[illegible] شربت [illegible] حصول تعلیم کی [illegible] امراض کو دور کرکے [illegible] صحت حاصل کرنے [illegible] [illegible] [illegible] ضرورت [illegible] [illegible] تقریباً ۵۰ تقسیم [illegible] [illegible] طلب کریں

پتہ: ویدشاستری جام نگر کاٹھیاوار

منافع بذریعہ [illegible] جناب [illegible]

[illegible]

حکیم سید [illegible] نواب بیت الشفا گیا (بہار)

مجلدات اودھ پنچ ۱۹۳۶ء

مجلدات اودھ پنچ دل کو تازہ کرنے والے [illegible] ادب [illegible] مجموعہ [illegible] جلد [illegible] مع محصول

منیجر اودھ پنچ لکھنؤ

لطف حیوۃ

[illegible]

پتہ: سید قاسم حسین رضوی ڈاکٹر [illegible] اودھ پنچ لکھنؤ

غذائے روحانی

معارف النغمات

یعنی

وہ بے نظیر کتاب جس نے سچ مچ ہوا مین گرہ لگائی

ایک گراموفون کی طرح سرون کے محفوظ رکھنے بلکہ گلے کے جملہ حرکات کا غذ پر لکھ لینے کے قواعد سکھاتی ہے

یہ ایک مشہور و معروف کتاب ہے

اس کے حصۂ اول کے تین ایڈیشن شائع ہو چکے اور جاننے والے جانتے ہین کہ تا حال موسیقی کے جزو علمی پر

اس سے بہتر کتاب شائع نہین ہوئی اب اسی کتاب کے

حصۂ دوم مین مصنف نے

اساتذۂ فن کے علم سینہ

کو

علم سفینہ بنا یا ہے

یعنی

[illegible]

استاد محمد علی خان

[illegible]

[illegible] قیمت پانچ روپیہ

حصۂ اول [illegible]

المشتہر منیجر اودھ پنچ لکھنؤ